REGD. No. L 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

روزنامہ
یوم جمعہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۳ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۹ تبلیغ ۱۳۴۱ ہش ۔ ۹ فروری ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

"غیر ذمہ دارانہ حرکات سے سخت نقصان پہنچے گا"

ڈھاکہ سے روانہ ہوتے وقت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا انتباہ

کراچی ۸ فروری۔ صدر ایوب گورنروں کی کانفرنس میں شرکت کے بعد کل یہاں پہنچے۔ آپ نے ڈھاکہ سے روانگی سے قبل ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں خبردار کیا کہ غیر ذمہ دارانہ گفتگو اور اقدامات سے مشرقی پاکستان کے عوام کو سخت نقصان پہنچے گا۔ آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں توسیعی و ترقیاتی پروگرام اور ایک اچھے اور مستحکم نظم و نسق کی بڑی مشکل سے بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور غیر ذمہ دارانہ گفتگو اور کارروائیوں سے اس بنیاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے

صدر نے ان لوگوں کو جو اس قسم کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں خبردار کیا کہ اگر انہوں نے ایسا کیا تو انہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا

آپ نے مشرقی پاکستان کے عوام سے کہا کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ موجودہ حکومت نے مشرقی پاکستان میں جس توسیعی و ترقیاتی پروگرام اور ایک اچھے اور مستحکم نظم و نسق کی بنیاد رکھی تھی اسکو کوئی نقصان نہ پہنچنے پائے۔ صدر نے عوام سے کہا کہ وہ غیر ذمہ دارانہ حرکات سے اس اثاثہ کو ضائع نہ کریں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو انہیں نقصان پہنچے گا۔ صدر ایوب کے ہمراہ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان وزیر اقتصادی رابطہ مسٹر شعیب حکیم شعیب اور وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین بھی یہاں پہنچے۔

صدر نے کراچی کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ کہ پنڈت نہرو نے مجھے دہلی کا دورہ کرنے کے لئے کوئی باقاعدہ دعوت ارسال نہیں کی تھی۔ آپ نے کہا جب وزیر تعلیم اختر حسین دولت مشترکہ کی تعلیمی کانفرنس کے سلسلہ میں نئی دہلی گئے ہوئے تھے تو پنڈت نہرو نے اس سلسلہ میں سرسری طور پر ذکر کیا تھا۔ صدر ایوب نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ بات کہی۔ یہ سوال پنڈت نہرو کے ان بیانات کے بارے میں تھا کہ میں صدر ایوب سے ملاقات کرنے کو تیار ہوں۔

جب صدر ایوب سے حفاظتی کونسل میں ۴۲ مسئلہ کشمیر پر بحث کے نتائج کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا یہ تو ابھی آغاز ہوا ہے۔ صدر ایوب نے اخبار نویسوں کو مزید بتایا۔ کہ دستور کے اعلان کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔ آپ نے کہا دستور تیار ہوتے ہی اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

صدر سوکارنو نے فضائیہ کے چیف آف سٹاف کو ماسکو بھیج دیا

روس سے مزید اسلحہ حاصل کرنیکی کوشش کی جائیگی

جکارتہ ۸ فروری۔ انڈونیشی فضائیہ کے نئے چیف آف سٹاف ایئر مارشل عمر دانی کل صبح بذریعہ طیارہ ماسکو روانہ ہو گئے۔ وہ صدر سوکارنو کے حکم پر روس گئے ہیں۔ جہاں سے وہ انڈونیشیا کے لئے مزید اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ دو ہفتے روس میں ٹھہریں گے۔

موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روس سے مزید اسلحہ مغربی نیوگنی کو آزاد کرانے کی مہم کے سلسلہ میں حاصل کیا جا رہا ہے۔ روس سے سابقہ معاہدہ کے تحت بھی ایئر مارشل عمر دانی روسی اسلحہ بسرعت انڈونیشیا بھجوانے کی کوشش کریں گے۔ ان کی اچانک روانگی سے پہلے جزیرہ بالی میں صدر سوکارنو اور مغربی نیوگنی کو آزاد کرانے کے لئے مقرر کردہ آپریشنل سٹاف میں اعلیٰ سطح کی گفتگو ہوئی۔

ایئر مارشل عمر دانی کے ماسکو جانے سے قبل انڈونیشی وزیر خارجہ مسٹر سبانڈریو نے یہ اعلان کیا تھا کہ سفارتی ذرائع سے مغربی نیوگنی کا مسئلہ طے کرانے کی امیدیں بسرعت ختم ہو رہی ہیں چنانچہ انڈونیشیا اب اس مسئلہ پر غور کر رہا ہے کہ اس سلسلہ میں سفارتی کوششوں کا سلسلہ ختم ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔

مشرقی پاکستان میں دریائی راستوں کا سروے

راولپنڈی ۸ فروری۔ کابینہ کی اقتصادی کمیٹی نے مشرقی پاکستان کی آبی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی ایک سکیم منظور کی ہے۔ جس کے تحت ۲۹۰۰ میل لمبے دریائی راستوں کا سروے کیا جائے گا۔ اس سکیم پر ۸۴ لاکھ روپے لاگت آئے گی۔

— کراچی ۸ فروری۔ مسٹر ولیم رونٹری جو اب تک پاکستان میں امریکہ کے سفیر تھے۔ کل لنڈن کے راستے واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں۔

مغربی پاکستان میں سیم اور تھور کے مسائل اور ان کا حل

سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا لیکچر

ربوہ — مورخہ ۴ فروری کو ڈیپارٹمنٹ آف اریگیشن ریسرچ لاہور کے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی پی ایچ ڈی نے لاہور سے ربوہ تشریف لا کر سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مغربی پاکستان میں سیم اور تھور کے مسائل پر لیکچر دیا۔ دوران لیکچر میں آپ نے سیم و تھور کی وجوہات بیان کرنے کے علاوہ، ان کے علاج پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں بعض سائنسی تفصیلات کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا۔

آپ نے سیم کی وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مغربی پاکستان میں نہروں کے ذریعہ آبپاشی کا موجودہ نظام انگریزوں کے دور حکومت میں انیسویں صدی کے آخری ربع میں قائم ہوا تھا۔ اس وقت حکومت پیداوار بڑھانے اور زیادہ سے زیادہ روپیہ کمانے کی طرف متوجہ تھی۔ اس لئے مستقبل میں ظاہر ہونے والے اثرات کی طرف کوئی دھیان نہ دیا گیا۔ اور ان کے پیش از وقت سدباب کے لئے کوئی سکیم روبہ کار نہیں لائی گئی۔ آپ نے بتایا (باقی صفحہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی ۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ فروری ۶۲ء

اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک ثبوت اور سلسلہ رسالت

ریڈرز ڈائجسٹ میں "وجود باریتعالیٰ" کے متعلق ۱۹۴۸ء میں ایک امریکی مشہور سائنسدان کا مضمون شائع ہوا تھا جس میں فاضل مضمون نگار نے کائنات کے اس پر حکمت کارخانہ کے بعض حقائق کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے وجود پر سات دلائل دیئے ہیں۔ یہ مضمون ریڈرز ڈائجسٹ میں ہی کچھ عرصہ ہوا آکسفورڈ یونیورسٹی کے استاد ریاضیات کی تحریک پر دوبارہ شائع کیا گیا تھا اردو زبان میں بھی اس کا ترجمہ چھپ چکا ہے اور کئی اخبارات نے اس کو شائع کیا ہے۔

یہ مضمون علمی طبقوں میں بڑا مقبول ہوا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ فاضل مضمون نگار نے اللہ تعالیٰ کی ایک ظاہر و باہر علمی دلیل کو مختصراً مگر نہایت قابلیت سے بیان کر دیا ہے۔ یہ دلیل اکثر اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے مختلف پیرایوں میں پیش کی جاتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کے وجود کو عقل سے پہچاننے کا سوال ہے یہ دلیل واقعی نہایت موزوں اور موثر ہے۔ قرآن کریم نے بھی اس دلیل کو مختلف پیرایوں میں نہایت موثر اور دل موہ لینے والے طریقوں سے بیان کیا ہے جو حقائق مضمون نگار نے دیئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے صرف ان ہی کو نہیں لیا بلکہ ان سے بھی بڑھ کر کئی ایسے حقائق پیش کئے ہیں جن تک ابھی مغربی فلسفیوں اور سائنسدانوں کی بھی نظر نہیں جا سکی۔ جن لوگوں کا مطالعہ قرآن کریم وسیع اور عمیق ہے وہ دیکھ لیں گے کہ قرآن کریم نے اس استدلال کو جس ہمہ گیر سہل ممتنع طریق سے بیان فرمایا ہے یہ مغربی سائنس دان اس کو بیان نہیں کر سکا۔ تاہم یہ امر غنیمت ہے کہ مغربی لوگ بھی باریتعالیٰ کے وجود کے متعلق سوچنے لگے ہیں۔

فاضل مضمون نگار نے نیچر سے چھ حقائق لے کر ان کی پُرحکمت ترکیب کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان چھ باتوں کے بعد اس نے ایک ساتویں دلیل جو دی ہے وہ اس کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"ہفتم یہ حقیقت کہ خدا تعالیٰ کا تصور انسان کے قیاس میں آ سکتا ہے بجائے خود ایک بے نظیر ثبوت ہے۔

خدا کا تصور انسان کی ایک روحانی قوت ذہنی میں سے ابھرتا ہے وہ قوت جسے ہم قیاس کہتے ہیں اس کی طاقت سے انسان اور صرف انسان ہی ان دیکھی اشیاء کا ثبوت پا سکتا ہے۔ یہ طاقت جس راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے وہ لامحدود ہے۔ بلاشبہ انسان کا تکمیل یافتہ تصور ایک روحانی حقیقت بن جاتا ہے۔ پھر وہ اس تدبیر اور مقصد کے حق میں تمام شہادتوں کو شناخت کر سکتا ہے اور ہر جگہ اور ہر شے میں اس عظیم آسمانی سچائی کو دیکھ سکتا ہے اور یہ کہ خدا ہر جگہ ہے اور ہر شے میں ہے لیکن کہیں بھی وہ ہم سے اتنا قریب نہیں ہے جتنا کہ وہ ہمارے دل میں ہونے سے ہے۔ یہ حق سائنس کے ذریعہ بھی اور قیاس سے بھی ثابت ہے۔۔۔۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۲۶ جنوری ۶۲ء ص ۹)

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق عقلی دلائل کا تعلق ہے یہ بات واقعی بڑی وقعت رکھتی ہے تاہم سائنس دانوں کا یہ تمام عقلی استدلال جہاں اللہ تعالیٰ کی شناخت کے لئے ایک بڑی ضروری چیز ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق وہ یقین پیدا نہیں ہو سکتا جو انسان کی روحانی زندگی میں فعالیت پیدا کرتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی ہستی ہے جس نے یہ پُرحکمت کارخانہ کائنات برپا کیا ہے اور اس کے وجود کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ انسان اس کا تصوّر کر سکتا ہے تو کیا یہ لازم نہیں ہو جاتا کہ انسان اس ہستی کے بارے میں حق الیقین کا درجہ حاصل کرے۔ خود یہ بات کہ انسان اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق تصور کر سکتا ہے اس بات پر دال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق علم حاصل کرنا بھی انسانی زندگی کی تکمیل کے لئے ضروری ہے بلکہ کہنا یہ چاہیئے کہ انسان کا آخری مقصد حیات ہی یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کے ساتھ تعلق قائم کرے تاکہ وہ اپنی زندگی کو بہترین طریق سے گذار سکے اور جو تشنگی اس کی روح میں موجود ہے اس کو منتسلی کر سکے۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ خود چاہتا ہے کہ انسان اس سے رہنمائی حاصل کرے ورنہ وہ انسان کو بھی دوسرے جانداروں کی طرح اپنے تصور سے محروم رکھ سکتا تھا اس لئے انسان کا اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق تصور کی قوت رکھنا اس امر کا مقتضی ہے کہ وہ اپنی محدود عقل اور محدود علم پر قانع نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی کا بھی منتظر اور خواہش مند ہے۔

اگر یہ نتیجہ صحیح ہے تو اس کے بعد دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور اس کی رہنمائی کرنے کے لئے ہمارا عقلی استدلال ہی کافی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر ہم اس امر میں وہیں تک جا سکتے ہیں جہاں تک ہم کو عقلیت پہنچا سکتی ہے تو کیا اس سے ہماری وہ تشنگی جو ہم اللہ تعالیٰ کو جاننے کے لئے اپنی روح میں محسوس کرتے ہیں بجھ سکتی ہے؟ مثلاً اگر ہم جانتے ہیں کہ ہماری مادی پیاس صرف پانی پینے سے بجھ سکتی ہے تو کیا یہ تصور

(باقی ص۸ پر)

"پیر پیراں"

حضرت پیر سراج الحق صاحب جمال نعمانی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ایک روز صحن میں لیٹے ہوئے تھے کہ ہمیں کشف ملکوت ہوا اور کشف میں بہت سے فرشتے دیکھے جو بہت خوبصورت لباس فاخرہ و مکلف پہنے ہوئے وجد کرتے اور گاتے ہیں اور ہمارے گرد بار بار چکر لگاتے ہیں اور ہر چکر میں ہماری طرف ہاتھ لمبا کر کے شعر پڑھتے ہیں جس کے مصرع کا آخری حصہ "پیر پیراں" ہے۔ وہ عین ہمارے موہنہ کے سامنے ہاتھ کر کے اور ہماری طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں "پیر پیراں" (تذکرہ صفحہ ۷۹۴ و تذکرۃ المہدی مصنفہ حضرت پیر سراج الحق صاحب حصہ اوّل ص۲)

خاکسار سرور عرض کرتا ہے کہ فرشتے جو شعر پڑھ رہے تھے ان کا مفہوم کچھ ایسا ہی ہو گا جیسا کہ مندرجہ ذیل نظم سے ظاہر ہے:

موعودِ رسولِ پاکِ سبحاں مہدیٔ زماں مسیحِ دوراں
دل جس پہ فدا ہے جان قرباں دیکھو وہ یہی ہے "پیرِ پیراں"

شیدا و فدائے نامِ احمدؐ لاریب مہِ تمامِ احمدؐ
یعنی مرزا غلام احمدؑ دیکھو وہ یہی ہے "پیرِ پیراں"

جو مہبطِ وحیٔ کبریا ہے جو مظہرِ جملہ انبیاء ہے
جو قائدِ دینِ مصطفیٰ ہے دیکھو وہ یہی ہے "پیرِ پیراں"

قرآں کی جس نے دُھن لگا دی تعلیمِ حدیثِ مصطفیٰ دی
بھولی ہوئی راہ پھر دکھا دی دیکھو وہ یہی ہے "پیرِ پیراں"

پائی ہے عجیب شان جس نے دکھلائے بہت نشان جس نے
بے جانوں میں ڈالی جان جس نے دیکھو وہ یہی ہے "پیرِ پیراں"

کُلّوں میں جو انبیاء کے آیا ایماں جو پھر آسماں سے لایا
جس نے ہمیں نورِ حق دکھایا دیکھو وہ یہی ہے "پیرِ پیراں"

اک طرز سے اولیاء میں کامل اک رنگ سے انبیاء میں شامل
جس کو ہیں یہ دونو شانیں حاصل دیکھو وہ یہی ہے "پیرِ پیراں"

جو عاشقِ ختمِ الانبیاء ہے جو کشتیٔ دیں کا ناخدا ہے
جو ظلِّ بروزِ مصطفیٰ ہے دیکھو وہ یہی ہے "پیرِ پیراں"

تضمین تو لکھ چکا ہوں سرور یہ کشف ہے کیا ہی رُوح پرور
رہ رہ کے یہ آ رہا ہے لب پر دیکھو وہ یہی ہے "پیرِ پیراں"

علی محمد سرور (بی۔ اے۔ بی ٹی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر کے پہلے اجلاس میں مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ انما الغیب للہ (یونس) یعنی غیب خاص خدا کا ہے اور اس کے سوا اور کوئی عالم الغیب نہیں۔ اور اس کے پوشیدہ بھیدوں اور اس کے اسرار سے کوئی فرد بشر واقف نہیں۔ نہ جوتشی، نہ رمّال، نہ فال بین، نہ کوئی اور مخلوق ہاں وہی خدا ہے۔ جو اپنے کامل اور مقدس نبیوں اور بزرگ رسولوں کو بعض ایسے اسرار غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے جن پر عقل انسانی کے ذریعہ اطلاع پانا ممکن نہیں۔

حضرت آدمؑ سے لے کر اس وقت تک جس قدر انبیاء دنیا میں ظاہر ہوئے سب نے بلا استثناء مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کو جو زبردست پیشگوئیوں پر مشتمل ہوتا اللہ تعالےٰ کے وجود کی قطعی اور یقینی دلیل اور اپنے منجانب اللہ ہونے کے لئے ایک ثبوت کے طور پر پیش کیا۔

لیکن اگر یہ سوال ہو کہ دنیا میں اور کئی لوگ پیشگوئیاں کرنے والے پائے جاتے ہیں جیسے منجّم قیافہ دان۔ کاہن۔ رمّال جفری اور فال بین ہاتھ دیکھ کر فال بتانے والے اور بعض جنوں کو اپنے تابع بتانے والے۔ بعض مسمریزم اور علم توجہ کے ذریعہ خبر دینے والے اور بعض وقت ان کی باتیں سچی بھی نکل آتی ہیں۔ تو پھر ان کی پیشگوئیوں اور اولیاء اللہ اور انبیاءؑ کی پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز کیا ہے؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان لوگوں کی پیشگوئیوں اور انبیاء کی پیشگوئیوں میں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ایک نمایاں فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ اول تو ایسے لوگ صرف ظنی طور پر باتیں کرتے ہیں۔ یقینی اور قطعی علم ان کو نہیں ہوتا۔ اور ان کی اکثر خبریں سراسر بے اصل اور بے بنیاد اور دروغ محض نکلتی ہیں۔

دوسرے ان کی پیشگوئیوں میں عزت قبولیت اور نصرت اور کامیابی کے انوار نہیں پائے جاتے۔ اور وہ خود محض طالب دنیا ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی برکت اور عزت اور نصرت ان کے شامل حال نہیں ہوتی۔ مگر انبیاء اور اولیاءؑ صرف نجومیوں کی طرح امور غیبیہ کو ظاہر نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی پیشگوئیوں میں قبولیت اور عزت کے انوار آفتاب کی طرح چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور وہ عزت اور نصرت الٰہی کی بشارات پر مشتمل ہوتی ہیں مثلاً قرآن کریم پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اس کی پیشگوئیاں نجومیوں وغیرہ درماندہ اور عاجز لوگوں کی طرح ہرگز نہیں۔ بلکہ ان میں اپنی عزت اور دشمن کی ذلت اور اپنا اقبال اور دشمن کا ادبار اور اپنی فتح اور دشمن کی تباہی ظاہر کی گئی ہے اور ایسی قادرانہ پیشگوئیاں کرنا جن میں اپنی فتح و نصرت اور اقبال و عزت کی بشارتیں اور دشمن کے زوال اور تباہی کی خبریں دی گئی ہوں، انسان کا کام نہیں۔ بلکہ خدا کا کام ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر ایک چیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نجومی رمّال اور فال بین وغیرہ ایسی پیشگوئیاں ہرگز نہیں کر سکتے۔

اولیاء اور انبیاء اور نجومیوں اور جوتشیوں وغیرہ کی پیشگوئیوں میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ انبیاء نجومیوں وغیرہ کی طرح کسی خاص فن آلات یا قواعد کے ذریعہ اخبار غیبیہ نہیں بتلاتے۔ اور نہ غیب دان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ جیسا کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمایا۔

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ (الانعام)

یعنی اے ہمارے رسول تو یہ اعلان کر دے کہ مجھے یہ دعوےٰ نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے خزائن میرے پاس ہیں۔ اور نہ ہی میں غیب کو جانتا ہوں۔ اور نہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف خدا سے وحی کی جاتی ہے۔

پس خدا تعالےٰ جب چاہتا ہے اپنے انبیاء کو بعض مصالح کے لحاظ سے بعض امور پیش از وقوع بتلا دیتا ہے۔ تا جس کام کا اس نے ارادہ کیا ہے۔ وہ بوجہ احسن انجام پا جائے۔ پیشگوئیاں کرنا ان کا اصل مقصد نہیں ہوتا بلکہ وہ کشوف اور الہامات تائیدات الٰہیہ کے باغ کی خوشبوئیں ہیں جو دور سے ہی اس باغ کا وجود بتلاتی ہیں۔ پس تائیدات الٰہیہ اصل ہیں۔ اور پیشگوئیاں ان کی فرع اور تائیدات قرص آفتاب کی طرح ہیں۔ اور پیشگوئیاں اس آفتاب کی شعاعیں اور کرنیں ہیں اور تائیدات کو پیشگوئیوں کے وجود سے یہ فائدہ ہے کہ تا معلوم ہو کہ وہ حقیقت میں خاص تائیدیں ہیں معمولی اتفاق نہیں اور نہ اتفاق پر محمول ہو سکتی ہیں اور پیشگوئیوں کو تائیدات سے یہ فائدہ ہے کہ اس خارق پیوند سے ان کی شان بڑھتی ہے۔ اور ایک بے مثل خصوصیت ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جو مؤیدان الٰہی کے غیر میں نہیں پائی جاتی۔ سو یہی خصوصیت عام پیشگوئیوں اور ان جلیل الشان پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز ٹھہر جاتی ہیں۔

اس تمہید کے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزارہا پیشگوئیوں میں سے صرف

ہفتۂ وصیت

۱۲ مارچ لغایت ۱۸ مارچ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ وایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے **فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء** کے ماتحت ہر سال **ہفتۂ وصیت** منایا جاتا ہے جس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جن احمدی دوستوں نے ابھی وصیت نہیں کی ان کو اس ہفتہ میں **وفود اور ملاقاتوں اور تحریروں اور تقریروں** کے ذریعہ نظام وصیت میں شامل ہونے کے لئے خاص طور پر توجہ دلائی جائے اور ان سے وصیتیں لکھوائی جائیں تاکہ ان کی روحانیت کو بھی فائدہ پہونچے اور اشاعت اسلام کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ اموال جمع ہو کر خرچ ہوں۔ حضور کے اس فیصلہ کے ماتحت ہفتۂ وصیت کے لئے مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ ربوہ نے امسال **۱۲ مارچ سے ۱۸ مارچ تک** کے ایام مقرر کئے ہیں۔ لہٰذا **مرکزی و مقامی عہدہ داران** جماعت ہائے احمدیہ سے التماس کی جاتی ہے کہ وہ ابھی سے ایسا مناسب انتظام فرمائیں کہ ہر غیر موصی صاحب جائداد اور کمانے والے بالغ مرد اور بالغ عورت کو وصیت کی اہمیت اور عظمت اور اس کے مقاصد اور اسکی برکات سے واقف کر دیں۔ تاکہ جن بھائیوں اور بہنوں کو اللہ تعالےٰ توفیق دے کہ وہ مقررہ ہفتہ میں اس سے پہلے یا بعد وصیتیں کر دیں۔

مرکزی و مقامی عہدہ داران کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ گذشتہ سال (یکم مئی ۱۹۶۰ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء تک) نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد صرف ۵۰۶ تھی۔ اور جب یہ رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی گئی۔ تو حضور نے فرمایا:۔

"یہ تعداد بہت تھوڑی ہے"

لہٰذا اس مرتبہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ نئے موصیوں کی تعداد سینکڑوں سے تجاوز کر کے ہزاروں تک پہونچ جائے۔ اور ہم اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان اور مجاہد تیار کر کے اپنے آقا کی خوشنودی مزاج اور دعائیں حاصل کر سکیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

دو پیشگوئیاں کا ذکر کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عزت اور اقبال اور دشمن کی ناکامی و نامرادی آپ کی ذریت اور آپ کی جماعت کی ترقی سے متعلق ہیں اور ان میں سے ہر ایک پیشگوئی درحقیقت متعدد پیشگوئیوں کا مجموعہ ہے۔

اوّل پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس دن تک ہوشیار پور میں اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور تضرع سے دعائیں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی دعاؤں کو قبولیت کا جامہ پہناتے ہوئے آپ کو ایک پسر موعود کی خبر دی۔ جس کی نسبت فرمایا کہ

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

جو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں پوری ہوئی۔

لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کی فتح اور آپ کے دشمنوں کے تنزل اور انحطاط اور ناکامی و نامرادی اور آپ کی نسل کے بکثرت ہونے اور آپ کے دشمن رشتہ داروں کے منقطع النسل رہنے کی زبردست پیشگوئیاں فرمائیں۔ چنانچہ اللہ جل شانہٗ نے آپ کو بشارت دے کر فرمایا

"تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیں گی اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہوجائیں گے ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا۔ تیری ذریت منقطع نہ ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہوجائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہ اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے ہیں اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے۔ اور ناکامی و نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا۔ اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے ...... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اے منکرو! اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند . . . . تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور تم پیش نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے"

(تذکرہ صفحہ ۱۴۵-۱۴۶)

یہ وہ پیشگوئیاں ہیں جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں آپ نے شائع فرمائیں، نیز ضمیمہ اخبار ریاض ہند مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء میں بھی شائع ہوئیں۔ ۱۸۸۶ء میں آپ کا نہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا نہ مہدی ہونے کا۔ اور نہ ہی آپ نے ابھی تک بیعت لینے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اس وقت آپ ابھی زاویہ گمنامی میں تھے۔ مگر یہ پیشگوئیاں جو امور غیبیہ پر مشتمل تھیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ذریت بھی عطا فرمائی۔ جن میں سے مطابق پیشگوئی ہذا کہ "بعض ان میں سے کم عمری میں فوت ہوں گے" — صاحبزادی عصمت۔ اور بشیر اوّل اور شوکت اور صاحبزادہ مبارک احمد صاحب اور امۃ النصیر کم عمر میں ہی فوت ہوئے اور آپ کے باقی بیٹوں اور بیٹیوں کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے برکت دی اور اب انکی تعداد دو سَو نفوس ہے۔

اور آپ کے جدی بھائی جو اس وقت ایک خاصی تعداد میں تھے اور آپ کے دعویٰ الہام کے منکر اور سخت دشمن تھے وہ سب منقطع النسل ہوگئے۔ اور آئندہ کے لئے ان کی نسل کا خاتمہ ہوگیا۔ صرف ان میں سے ایک لڑکے نے رجوع الی الحق کیا اور سلسلہ میں داخل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے مطابق اس پر رحم کیا اور صرف اس کی اولاد چلی اور اس پیشگوئی کے مطابق آپ کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دن بدن ترقی دی اور آپ کے محبّوں کے گروہ کو بڑھایا اور آپ کے تمام مخالفوں کو ناکام و نامراد کیا۔ اور آپؑ کی دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا۔ اور رحمت کا نشان یعنی پسر موعود جس کے متعلق بتایا گیا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس کے ذریعہ آپ کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچی اور منکرین اور مخالفین حق خواہ وہ ہندومت سے تعلق رکھتے تھے یا عیسائی مذہب سے۔ بدھ تھے یا پارسی۔ سکھ تھے یا یہودی۔ سب کے سب اپنی قوم سے نشان رحمت کی نظیر پیش کرنے سے عاجز رہے۔

یہ پیشگوئیاں ایسی پیشگوئیاں ہیں جو ایک لمبے زمانہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور ہر نیا دن جو چڑھتا ہے اور نیا مہینہ اور نیا سال جو آتا ہے وہ ان پیشگوئیوں کی صداقت کو الم نشرح اور عالم الغیب خدا کا کلام ہونا ظاہر کرتا ہے۔

دوسری پیشگوئی

سلسلہ احمدیہ کے قیام کا ابھی کوئی وجود نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے قیام کی خبر دی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تالیف براہین احمدیہ میں جو دعویٰ مسیحیت و مہدویت سے کئی سال پہلے شائع ہوئی۔ الہام اردت ان استخلف فخلقت آدم کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ آدم سے الہام میں

"وہ آدم جو ابوالبشر ہے مراد نہیں۔ بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد و ہدایت کا قائم ہوکر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے گی۔ گویا وہ روحانی زندگی کی رو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے اور یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے . . . . ایسے وقت میں جبکہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہیں"

(تذکرہ صفحہ ۶۹)

پس سلسلہ احمدیہ کا وجود خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ نشان ہے کیونکہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس وقت خبر دی۔ جبکہ اس کا نام و نشان نہ تھا اور یہ پیشگوئی ایسی بھی نہیں جس کا پہلے سے لوگوں کو علم نہ ہو۔ کیونکہ براہین احمدیہ طبع ہو کر مخالف و موافق کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تھی۔ اس پیشگوئی کی اشاعت کے کئی سال بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے اس سلسلہ روحانیہ کی بنیاد رکھی اور یہ سلسلہ آہستہ آہستہ پھیلتا گیا حتیٰ کہ آج اس کی شاخیں دنیا کے تمام براعظموں میں پائی جاتی ہیں۔

پس اے فرزندان احمدیت جو اس وقت اس جلسہ گاہ میں ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو تم میں سے ہر ایک خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ نشان اور اس پیشگوئی کی صداقت پر ایک زندہ گواہ ہے۔

(باقی)

اعلان گمشدہ

خاکسار کا لڑکا محمود احمد عرصہ قریباً ۲۲-۲۳ دن سے گھر سے چلا گیا ہے۔ اگر وہ خود پڑھے تو فوراً گھر واپس آجاوے اور اگر وہ کسی جماعت میں گیا ہو تو وہاں کی جماعت امیر یا پریذیڈنٹ صاحب براہ کرم پتہ ذیل پر بھجوا دیں۔ ان کو کرایہ آمد و رفت دیا جائے گا۔

حلیہ۔ عمر ۱۷-۱۸ سال۔ درمیانہ قد اور گندم نما رنگ ہے۔ خاکسار "چوہدری جہانداد خادم مسجد احمدیہ نیا محلہ شہر"

دعائے مغفرت

۱۔ میرا بھتیجا دوست محمد ولد بشیر محمد صاحب فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑا دیندار اور مخلص احمدی تھا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ (غلام محمد بھٹی امیر جماعت احمدیہ بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ میرے والد محترم مستری حیات محمد صاحب ۲/۶۲ کو صبح وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ احمدی تھے۔ جنازہ میں بہت کم احمدی شامل ہوسکے۔ احباب جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(محمد ابراہیم ولد حیات محمد صاحب مرحوم بمقام ویروووال۔ ضلع سیالکوٹ)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں

از مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قریشی۔ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

پہلی ملاقات

حضرت والد ماجد مکرم شیخ قطب الدین احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابیوں میں سے تھے۔ اپنی اولاد کو قادیان میں تعلیم دلانے کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے اسی جذبہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یعنی ۱۹۰۹ء میں مجھے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کرایا۔

ہمارا سکول اور بورڈنگ قادیان میں کچی عمارتوں میں ہوتے تھے۔ اسی کچے بورڈنگ میں حضرت میاں شریف احمد صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی۔ "میاں صاحب آ گئے۔ میاں صاحب آ گئے" کا شور اٹھا اور ہم سب لڑکے حضرت میاں صاحب کے گرد جمع ہو گئے چہرہ مبارک سرخ و سفید۔ نیر تاباں۔ سبزہ آغاز۔ ہونٹوں پر تبسم۔ مزاج میں انکسار تھا حضرت میاں صاحب لڑکوں سے اس انداز میں گفتگو فرما رہے تھے۔ جیسے پرانے بے تکلف دوست ہوتے ہیں۔ ظاہری اور باطنی حسن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کمال مشابہت تھی۔

ہر میدان کا شہسوار

گزشتہ ۵۲ سال میں مجھے حضرت میاں صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ہر میدان میں مرد میدان۔ گولہ پھینکنے میں لاجواب۔ شکار میں بہترین نشانچی۔ بطور فوجی افسر کے چہرہ سے ایسا رعب اور دبدبہ ٹپکتا تھا کہ ایک فتح نصیب جرنیل معلوم ہوتے تھے۔

۱۹۱۳ء میں خاکسار آٹھویں جماعت میں تھا اور حضرت میاں صاحب نویں میں۔ دونوں مقدس بھائی حضرت میاں شریف احمد صاحب اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب ہماری کھیلوں میں بہت دلچسپی لیتے تھے اور بریں وجہ ٹی آئی ہائی سکول کی فٹ بال ٹیم ضلع میں اور لاہور سرکل میں بھی ایک بہترین ٹیم شمار ہوتی تھی۔ آٹھویں جماعت میں مجھے اس ٹیم میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اور حضرت میاں شریف احمد صاحب نے مجھے ایک نہایت اچھا فٹ بال کھیلنے کا بوٹ بطور عطیہ عطا فرمایا۔

انہی ایام کا ذکر ہے کہ ہماری ٹیم کا میچ عیسائیوں کے سکول یعنی بیرنگ ہائی سکول بٹالہ سے ہوا۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب بہت محنتی اور جفاکش تھے روزانہ قادیان سے میچ بٹالہ تشریف لے جاتے اور شام کو میچ ختم ہونے پر واپس قادیان تشریف لے آتے۔ میں نے کبھی میاں صاحب سے تکان کی شکایت نہیں سنی تھی۔

اس زمانہ میں حضرت میاں صاحب کی صحت بہت اچھی تھی۔ فٹ بال میں اگر آپ نے کسی کو شولڈر (کندھا) مارا تو وہ لڑکھڑا کر زمین پر ہی گرتا دکھائی دیا۔ بٹالہ میں لڑکوں کو چیلنج تھا کہ میری بینی (کلائی) پکڑو۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ اگر کسی نے جرأت کی بھی تو اسکو ایسا محسوس ہوا جیسا کہ فولادی پنجہ کی گرفت ہے۔ دفتری امور میں انتظامی معاملات میں صنعتی کاموں میں۔ حضرت میاں صاحب کا بہت صائب الرائے تھے ان کی معاملہ فہمی غیر معمولی ذہانت و ذکاوت کو دیکھکر مجھے حیرت ہوتی تھی۔ اور حضرت میاں صاحب کی معمولی تعلیم کے پیش نظر میں سمجھتا تھا کہ یہ علم و فہم محض اللہ تعالیٰ کی دین ہے وہبی ہے۔ کسبی نہیں ہے۔

قیادت کی اہلیت

قدرت کی طرف سے حضرت میاں صاحب کو قیادت کی اہلیت بدرجہ اتم عطا ہوئی تھی جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ ظاہری تعلیم تو بہت معمولی تھی مگر مشکل سے مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ کاموں کو بھی اس خوبی سے سرانجام دیا کرتے تھے کہ جیسے کوئی ماہر فن ہے۔

دنیاوی کاموں کے علاوہ دینی کاموں میں بھی حضرت میاں صاحب کے لیڈر ہونے کی قابلیت و اہلیت مسلمہ تھی۔ چنانچہ جب اصلاح و ارشاد کا کام سپرد ہوا تو باوجود ایک پرانی بیماری کے شاندار کام کر کے دکھایا چنانچہ وفات کے صرف ایک دن پہلے جلسہ سالانہ کے انتظامات کو بچشم خود ملاحظہ فرمایا اور ضروری ہدایات بھی دیں۔

سلسلہ کے اہم کاموں میں حصہ

۱۹۲۱ء کا واقعہ ہے خاکسار گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ شملہ میں ملازم تھا۔ نئے وائسرائے سے ملنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ایک وفد تیار کیا اور اس میں گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں سے ایک ایک احمدی کو چنا۔ فوج میں سے حضرت میاں شریف احمد صاحب کو چنا گیا۔ ایک رکشا کے پیچھے دوسری رکشا ایک جلوس کی صورت میں وائسرائے ہاؤس کی طرف جا رہی تھی۔ عجیب نظارہ تھا۔ اس میں سب سے زیادہ بارعب اور شاندار دلکش نظارہ حضرت میاں صاحب کی رکشا کا تھا۔ نہایت خوبصورت نورانی اور بارعب چہرہ۔ اس پر نہایت خوبصورت فوجی وردی زیب تن کئے ہوئے حضرت میاں صاحب تشریف رکھتے تھے۔ میاں صاحب کے جسم مبارک پر وہ وردی بہت سج رہی تھی۔ ۴۰ سال گذر گئے مگر اب تک اس نظارہ کی یاد میرے ذہن میں بالکل تازہ ہے۔

پاکستان بننے کے بعد حضرت میاں صاحب کی طبیعت زیادہ ناساز رہنے لگی تھی۔ ملاقاتوں کا سلسلہ بھی تقریباً بند ہی ہو گیا تھا۔ مگر پھر بھی اپنے شفیق دوست کی زیارت کے لئے میں رتن باغ جایا کرتا تھا۔ حضرت میاں صاحب رتن باغ کی عمارت کے مغربی حصہ میں رونق افروز تھے۔ جب میرے آنے کی اطلاع پاتے تو تھوڑے سے وقفہ کے بعد باہر تشریف لے آتے اور پھر مجھے دیکھکر بہت خوش ہوتے اور میرے ساتھ صحن میں ٹہلنا شروع کر دیتے اور بہت محبت بھرے لہجہ میں گفتگو فرماتے جاتے جس سے مجھے بہت سکون حاصل ہوتا تھا

حضرت مسیح موعودؑ سے ایک مشابہت

سال ۱۹۵۳ء احمدیت کی تاریخ میں ایک خطرناک سال تھا اور حضرت مصلح موعود کان اللہ نزل من السماء کے وجود باجود کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے مخفی ہاتھ نے جس طریق سے امداد فرمائی اس کے بیان سے قلم قاصر ہے۔ اس پرآشوب سال میں حضرت میاں صاحب کے خلاف بھی مقدمہ چلایا گیا۔ خاکسار اس مقدمہ کی پیروی کے لئے روزانہ سنٹرل جیل جاتا رہا۔ پیشی کے دن میں حضرت میاں صاحب کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا کرتا تھا۔ وہی کروفر وقار۔ روئے روشن پر کبھی پریشانی کے آثار نہ دیکھے گئے۔ وہی شان رعنائی۔ زبان پر مہر سکوت۔ وہی متانت اور خاموشی۔ زبان سے میں نے کبھی شکایت نہ سنی۔ بعینہ وہی نمونہ تھا جو کہ حضرت جری اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدمات میں تھا۔ بالآخر مقدمہ بے بنیاد ثابت ہوا اور یہ شفیق بزرگ عزت سے بری ہو کر گھر آ گئے۔

آپ کی بیماری اور وفات

۱۹۵۳ء کے بعد حضرت میاں صاحب ربوہ تشریف لے گئے۔ مگر اس کے بعد صحت بدستور گرتی چلی گئی۔ کبھی کبھی لاہور میں بغرض علاج تشریف لاتے تھے۔ خاکسار محبت کے جذبہ کے تحت میں زیارت کے لئے جاتا تھا۔ مگر "بار شاطر نہ بار خاطر" میں السلام علیکم عرض کر کے اور درخواست دعا کر کے واپس آ جاتا تھا۔

حضرت میاں صاحب نے بہت لمبی بیماری کی تکلیف اٹھائی مگر پھر بھی کبھی وہم و گمان میں بھی نہ آتا تھا کہ آپ جلد فوت ہونے والے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے۔ بالآخر آخری وقت آ گیا اور جلسہ سالانہ کے پہلے ہی اجلاس میں یہ اندوہناک خبر سنائی گئی۔ کہ حضرت میاں صاحب اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی دن تیسرے پہر جنازہ ہوا۔ جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ کا اکثر حصہ شامل ہوتا ہے سب احباب جنازہ میں شامل ہوئے۔ میرے خیال میں جماعت کے خاص بزرگوں میں سے حضرت میاں صاحب پہلے مبارک فرد ہیں کہ جن کے جنازہ میں احمدیوں کی اتنی تعداد نے حصہ لیا۔ میں نے اپنی ۶۰ سالہ زندگی میں کسی جنازہ میں اتنی حاضری نہیں دیکھی۔

افسوس صد افسوس کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ جگر گوشہ ہم سے جدا ہو گیا۔ احمدیت کے آسمان کا ایک روشن ستارہ غروب ہو گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جنت میں حضرت میاں صاحب کے درجات بلند کرے ان کی اولاد پر بڑے بڑے فضل کرے اسکے مقدس بھائیوں اور بہنوں اور دیگر عزیز و اقارب کو اور تمام جماعت کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین یا رب العلمین۔

کیا آپ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے خریدار ہیں

وعدہ جات چندہ وقف جدید ۔ سال پنجم

مندرجہ ذیل جماعتوں نے وعدہ جات سال پنجم بھجوا دیئے ہیں (جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء)

(ناظم مال وقف جدید)

جماعت سرگودھا	۱۶۲۶-۸۶	ملکوال گجرات	۱۸-۹۳
" کوئٹہ	۱۶۴۸-۵۷	چک ۶۴ - لائلپور	۳۴-۵۰
" پشاور	۸۷۲-۶۷	گرمولا ورکاں - گوجرانوالہ	۲۴۴-۸۲
" راولپنڈی (قسط دوم)	۶۹۶-۷۴	ناز نگر - منٹگمری	۴۸-۰۰
گوالمنڈی لاہور	۲۲۰-۵۲	ڈنگہ - گجرات	۷۸-۱۲
رتن باغ "	۵۱۸-۰۱	ننگے "	۴۲-۰۰
قلعہ گوجر سنگھ "	۱۹۳-۲۴	فورٹ سنڈیمن	۱۳۴-۰۰
گڑھی شاہو لاہور قسط دوم	۳۶-۵۰	محمود نگر - مشرقی پاکستان	۱۹-۰۰
بھاٹی گیٹ " "	۳۵-۷۴	دوالمیال جہلم	۱۴-۵۰
وحدت کالونی " "	۱۴-۰۰	ٹنڈو جام - سندھ	۲۴-۰۰
گنج مغلپورہ " قسط سوم	۲۳۵-۵۰	کڑیانوالہ - گجرات	۲۶-۵۰
سنت نگر " قسط دوم	۷۰-۵۰	گوجرہ لائلپور	۱۹-۶۳
پرانی انارکلی " "	۴۲-۸۷	چاہ کسووالا - ملتان	۶۷-۱۷
نیلا گنبد " "	۱۲۹-۷۴	ڈیرہ نواب شاہ - سندھ	۲۵-۰۰
میرپور - آزاد کشمیر	۸۶-۵۰	چک ۱۷ شیخوپورہ	۴۲-۰۰
بہاولنگر	۱۷۴-۷۵	فضل عمر ہوسٹل ربوہ	۲۶-۰۰
لجنہ ہوسٹل جامعہ نصرت ربوہ	۳۳-۱۹	یکہ توانہ	۱۸-۰۰
دارالرحمت غربی ربوہ قسط سوم	۱۳۷-۲۵		
کرتو ضلع شیخوپورہ	۱۱۴-۷۵		
ککی نو - جھنگ	۷۴-۳۷		
چک ۱۹ ب نیان گڑھ - لائلپور	۳۰-۰۰		

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

آمد چندہ ممبری بابت ماہ نومبر سنہ ۶۱ء

ماہ نومبر کے لجنہ اماء اللہ کے چندہ کا گوشوارہ شائع کیا جا رہا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔ ماہ نومبر میں چندہ دینے والی لجنات کی تعداد صرف اٹھارہ ہے۔ لجنات کی اتنی بڑی تعداد کے لحاظ سے چندہ اس ماہ بہت کم لجنات نے دیا ہے جو بہت ہی افسوسناک امر ہے مالی قربانی تو قربانیوں میں سے ادنیٰ درجہ کی قربانی ہے۔ میں لجنہ کی عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ سستیوں کو ترک کریں۔ باقاعدگی سے ہر ممبر سے چندہ وصول کریں اور ہر ماہ مرکز کو بھجوائیں۔ کام کی ترقی کے لئے باقاعدگی سب سے ضروری امر ہے۔

نیز جہاں لجنات قائم نہیں۔ وہاں کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ دوسرے جماعتی چندوں کے ساتھ وہ مستورات سے لجنہ کا چندہ وصول کر کے بیت المال کو بھجوا دیا کریں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

گوکھووال نیکے خاں	۱۶-۰۰	انور آباد سندھ	۳-۵۰
تلونڈی راہوالی	۳-۲۸	کھاریاں	۳۵-۰۰
ربوہ	۷۰-۰۰	گوجرہ	۳۲-۱۲
سانگلہ ہل	۱۵-۰۰	کوئٹہ حلقہ مسجد احمدیہ	۴۴-۶۰
ملتان چھاؤنی	۳-۳۷	ڈسکہ	۱۲-۲۵
چکوال	۱۰-۰۰	بوریوالہ	۷-۲۵
ملتان شہر	۴-۸۴	کوہ مری	۱۲۹-۰۶
گوجرخان	۳-۷۵	کراچی	۱۳۲-۰۰
چک ۶/۱۱-۷	۳-۵۰	میزان	۵۳۳-۶۸

(۳) میرے والد حکیم یوسف علی خان صاحب ایک عرصہ سے مسلسل علیل چلے آ رہے ہیں۔ نقاہت بہت ہوگئی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (انور علی خاں محصل حلقہ سول لائن لاہور)

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین

فہرست نمبر ۵۷

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔

۵۴۵ ۔ مکرم الحاج خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب دارالبرکات ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ ۱۵۰

۵۴۶ ۔ مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم دارالصدر ربوہ ۔ ۲۰۲-۰۰

۵۴۷ ۔ مکرم میاں محمد ثناء اللہ صاحب دہلی دروازہ لاہور ۔ ۱۵۰-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پوتے کی پیدائش پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے ایک مخلص دوست کی قابل قدر مثال

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:۔

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (ممالک بیرون) کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے"

چنانچہ ہمارے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈائرکٹر گلبرگ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے پوتا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کا پہلا لڑکا ہے۔ آپ نے اس خوشی کی تقریب سعید پر اپنے نومولود پوتے کی طرف سے یکصد روپیہ کا چیک برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون تحریک جدید کو بھجوا دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کے اخلاص اور اموال میں برکت ڈالے۔ اور آپ کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ دیگر احباب بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق ہر خوشی کے موقعہ پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انصار اللہ کے بجٹ فارم

بعض مجالس کی تجویز پر جملہ مجالس انصار اللہ کو بجٹ فارم سال شروع ہونے سے کافی عرصہ پہلے بھجوا دیئے گئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نیا مالی سال شروع ہو چکا ہے۔ گو بعض مجالس نے تو اپنے فارم پُر کر کے بھجوا دیئے ہیں تاہم ابھی ایک بڑی تعداد ایسی ہے۔ جن کی طرف سے بجٹ موصول نہیں ہوئے۔ اس لئے عہدہ داران سے گذارش ہے کہ آپ کے بجٹ فارم بعد تکمیل بہت جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ اسی کے مطابق وصولی کا کام ہو سکے۔

جن مجالس کے فارم پہنچ چکے ہیں۔ صدر محترم کی منظوری کے بعد ان کو اطلاعات بھجوائی جا چکی ہیں۔ اور جوں جوں نئے فارم آئیں گے۔ انشاء اللہ منظوری بھجوائی جاتی رہے گی۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کو آجکل بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میری مشکلات کے جلد دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(کیپٹن عبد اللہ خان ربوہ)

۲۔ میری نانی والدہ شمس الدین صاحب سیال عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ بزرگان جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ الحفیظ سیال دارالرحمت وسطی ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو فوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۱۵ میں مسماۃ مہر بی بی بیوہ محمد حنیف مرحوم قوم قاضی پیشہ × عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت × ساکن رتہ چک ڈاکخانہ چھچھال ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت درج ذیل ہے۔ نقد -/۶۰۰ روپے ڈنڈیاں طلائی دو تولہ مالیتی -/۲۰۰ روپیہ جگدیاں طلائی دو تولہ مالیتی -/۲۰۰ کل ایک ہزار روپیہ کی ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا کوئی آمد کا ذریعہ ہو جائے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھا جو سابقہ دستور کے مطابق معاف کر چکی ہوں۔ اب میرا گذارہ میرے بچوں کی آمد پر ہے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا مہر بی بی ساکن رتو چک معرفت قاضی محمد نذیر ہیڈ پوسٹ آفس راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ قاضی محمد نذیر سکرٹری مال حلقہ مسجد جماعت احمدیہ راولپنڈی

گواہ شد:۔ محمد احمد قائمقام امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

نمبر ۱۶۳۵۴:۔ میں عبدالرحیم ولد عبدالرحمٰن قوم جٹ پیشہ زمینداره عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک ۹۰/۱۲۰۔L ڈاکخانہ ۵۰/۱۲۔L ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ جائداد کی آمد پر ہے۔ اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ اراضی نہری چھ ایکڑ تین کنال سات مرلہ واقع چک ۹۰/۱۲۔L تحصیل و ضلع منٹگمری ہے۔ جو اس وقت قیمت مبلغ چھ ہزار چار صد روپیہ ہے۔ ایک عدد مکان پختہ واقع میانوال ضلع ملتان ہے۔ جو اس وقت قیمتی تین ہزار ہے۔ کل میزان نو ہزار چار صد روپیہ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم الحروف عبدالرحیم ولد عبدالرحمان چک ۹۰/۱۲۔L ڈاکخانہ ۵۰/۱۲۔L ضلع منٹگمری۔

العبد:۔ عبدالرحیم بقلم خود ۹/۹/۶۱

گواہ شد:۔ چوہدری فقیر محمد ولد چوہدری مٹھو چک ۹۰/۱۲۔L ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۹/۹/۶۱

نمبر ۱۶۳۵۵:۔ میں رشیدہ بیگم زوجہ شیخ عبداللطیف صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹھی ۵۱۲ جناح کالونی لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ ب۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔ ۱۔ طلائی چوڑیاں انیس عدد۔ ۲۔ کڑے طلائی وزنی ساڑھے تین تولہ (ایک جوڑی) ۳۔ کانٹے جوڑی طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ۔ ۴۔ انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ زیور کل وزنی پچیس تولہ قیمتی ساڑھے تین ہزار روپیہ صرف میں اپنے زیور قیمتی ۳½ ہزار روپیہ اور مہر مبلغ پانچصد روپیہ کی کل میزان چار ہزار روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ ۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد ۴۔ حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۱ء۔

الامۃ رشیدہ بیگم اہلیہ شیخ مولوی عبداللطیف صاحب۔

گواہ شد:۔ سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مربی جماعت احمدیہ لائلپور ۲/۱۱/۶۱

گواہ شد:۔ شیخ عبداللطیف بقلم خود ولد شیخ رحمت اللہ صحابی مراد کلاتھ ہاؤس ریلبازار لائلپور۔

ہر انسان کیلئے ایک ضروری پیغام بزبان اردو و انگریزی کارڈ آنے پر مفت عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

پاکستان یورپ میں چیچک پھیلانے کا ذمہ دار نہیں

بھارتی باشندوں نے جرمنی، روس اور متحدہ عرب جمہوریہ میں وبا پھیلائی ہے

کراچی ۷ فروری۔ عالمی ادارہ صحت نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے اس پراپیگنڈے کی تردید ہوئی ہے کہ یورپ چیچک سے محفوظ تھا اور وہاں چیچک پھیلانے کا ذمہ دار پاکستان ہے۔ ادارے نے بتایا ہے کہ حال ہی میں برطانیہ۔ جرمنی۔ فرانس۔ اٹلی۔ روس۔ یوگوسلاویہ اور بلجیم میں کئی افراد چیچک میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

پاکستان نے یورپ میں چیچک کی وبا نہیں پھیلائی۔ وہاں یہ جراثیم پھیلانے والے بھارتی تھے۔ بعض صورتوں میں افریقی بھی یورپ میں چیچک پھیلانے کے ذمہ دار ہیں۔ گزشتہ دس بارہ سال میں چیچک میں مبتلا ہونے کے سب سے زیادہ واقعات برطانیہ میں ہوئے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ برطانیہ میں ۱۹۴۸ء میں چیچک کے ٹیکے لگانے بند کر دئیے گئے تھے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ پاکستان سے چیچک کے جراثیم باہر گئے۔ آج کراچی میں محکمہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ جس ڈاکٹر نے لنڈن میں ایک پاکستانی لڑکی کا پوسٹ مارٹم کیا تھا۔ اس نے پوسٹ مارٹم کرنے سے قبل اپنے آپ کو ٹیکہ نہیں لگوایا تھا۔ چنانچہ وہ خود چیچک کا شکار ہو گیا۔ جرمنی۔ روس اور متحدہ عرب جمہوریہ میں بھارت لائبیریا اور کانگو سے چیچک کی وبا پہنچی۔ گزشتہ دس سال کے دوران وبا پھیلانے کا سب سے بڑا مرکز بمبئی رہا۔ یہ بھی غلط ہے کہ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز چیچک میں مبتلا مسافروں کو لنڈن لے جانے کا واحد ذمہ دار ادارہ ہے۔ مڈل ایسٹ ایئر لائنز نے دو ایئر فرانس نے ایک اور لفٹ ہنسا نے ایک چیچک کا مریض لنڈن پہنچایا تھا۔ ایک باخبر ذریعہ نے بتایا ہے کہ ۱۹۵۹ء میں بی او اے سی نے ایک شخص کو جو چیچک میں مبتلا تھا ہانگکانگ سے کراچی پہنچایا تھا۔

جنرل موسیٰ کی میعادِ عہدہ میں توسیع

راولپنڈی ۷ فروری۔ وزارت دفاع کے جاری کردہ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ کی میعاد عہدہ میں ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء سے مزید چار سال کی مدت کی توسیع کر دی گئی ہے۔

آزاد افریقی ممالک کی امداد

واشنگٹن ۷ فروری۔ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بیک نے اپریل ۱۹۶۲ء میں افریقہ کی آزاد ریاستوں کو مالی اور فنی امداد مہیا کرنے کے لئے افریقہ میں ایک خاص محکمہ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس نئے محکمہ کے سربراہ فرانس کے مسٹر پیر موسا ہوں گے۔

کراچی کو چاول لے جانے کی ممانعت

لاہور ۷ فروری۔ حکومت مغربی پاکستان کے ایک اعلان کے مطابق مغربی پاکستان کے کسی علاقے سے بھی پانچ سیر سے زیادہ چاول یا دھان کراچی ڈویژن تک لانے یا لے جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ البتہ افسران مجاز کی طرف سے نوٹس یافتہ سرکاری مقاصد کے لئے چاول اور دھان کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

مزید روسی ماہروں کی آمد

راولپنڈی ۷ فروری۔ ایندھن اور قدرتی وسائل کے سیکرٹری مسٹر زبیری نے بتایا ہے کہ روس سے تیل کے ماہروں اور انجنیئروں کی ایک اور جماعت پاکستان پہنچ گئی ہے جو ٹھٹھہ کے علاقے میں تیل کی تلاش اور برمے کے کام میں شریک ہو جائے گی۔ آپ نے بتایا کہ تیل کی تلاش میں کام آنے والے روسی سامان اور مشینوں کی پہلی کھیپ بھی پاکستان پہنچ چکی ہے۔ روسی ماہروں کا پہلا قافلہ ماہ نومبر میں پاکستان آیا تھا۔ وہ پاکستان کی تیل اور گیس سے متعلق کارپوریشن کے زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔

ڈھاکہ میں طلبہ کا جلوس۔ پولیس پر سنگ باری

"حکومت ہر حالت میں امن و قانون بحال رکھے گی" (سرکاری اعلان)

ڈھاکہ ۸ فروری۔ ڈھاکہ کی صورت حال کے متعلق صوبائی حکومت کا پریس نوٹ کل مختصر اشاعت کیا گیا تھا۔ اس پریس نوٹ میں کہا گیا تھا۔ "چند روز سے طلبہ امن و قانون کے منافی سرگرمیوں میں مصروف تھے جن کا نتیجہ چند ناخوشگوار واقعات کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ حکومت نے بڑے ضبط و تحمل سے کام لیا اور اس امید کے پیش نظر کہ طلبہ عقل و بصیرت سے کام لیں گے۔ قبل ازیں طلبہ کی سرگرمیوں کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔ لیکن آج حکومت کو مداخلت پر مجبور ہونا پڑا کچھ طلبہ یکم فروری کو اپنی کلاسوں سے غیر حاضر رہے اور انہوں نے دوسرے طلبہ کو بھی اکسایا ۳ فروری کو انہوں نے مرکزی حکومت کے ایک وزیر کے خلاف ہنگامہ آرائی کی۔ اس وزیر کو ڈھاکہ یونیورسٹی میں طلبہ سے خطاب کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ کل صبح ڈھاکہ یونیورسٹی کے کچھ طلبہ اپنی کلاسوں سے غیر حاضر رہے اور تقریباً پانچ سو طلبہ یونیورسٹی کے احاطہ میں جمع ہوئے۔ گیارہ بجے قبل از دوپہر انہوں نے جلوس نکالا اور نعرے لگائے کرزن ہال میں سے گزرتے ہوئے وہ ہائیکورٹ کے بالمقابل پہنچے اور سیکرٹریٹ کی جانب بڑھنا شروع کیا۔ جب وہ ہائیکورٹ کے دروازے کے قریب پہنچے تو پولیس نے انہیں روک لیا۔ طالب علموں نے زبردستی آگے بڑھنا چاہا لیکن پولیس نے انہیں روکے رکھا۔ اس پر طلبہ نے پولیس پر خشت باری شروع کر دی جس سے پولیس کے کئی جوان زخمی ہوگئے۔ پولیس نے ہلکا سا لاٹھی چارج کر کے طالب علموں کو کرزن ہال کے احاطہ میں دھکیل دیا۔ اس لاٹھی چارج کے دوران دو افراد جو ضعف اوّل میں تھے معمولی زخمی ہوئے طالب علموں نے دو پولیس مینوں کو کرزن ہال کے احاطہ میں گھسیٹ لیا اور انہیں بری طرح زدوکوب کیا۔ انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ دریں اثناء طالب علموں نے ایک پرائیویٹ بس کو (جو پولیس نے اپنے استعمال کے لئے حاصل کی تھی) نذر آتش کر دیا۔ بس ہائی کورٹ کے سامنے سڑک پر کھڑی تھی۔ جب فائر بریگیڈ آگ بجھانے کے لئے پہنچا تو طلبہ نے زبردست سنگ باری کی جس سے فائر بریگیڈ کا عملہ بس کے قریب نہ آسکا۔ کچھ دیر بعد طالب علموں نے جو لاٹھیوں اور اینٹوں سے مسلح تھے کرزن ہال کے مغربی دروازے سے نکل کر جلوس کی صورت میں ریلوے کی جانب بڑھنا شروع کیا۔ طلبہ دولڈ سیکرٹریٹ روڈ، نواب پور روڈ۔ صدر گھاٹ، پٹوٹولی، اسلام پور، چوک بازار، سرکلر روڈ سے گزرتے ہوئے نظام الدین روڈ سے واپس آئے۔ ڈھائی بجے کے قریب وہ کرزن ہال کے جنوبی دروازے کے قریب ٹریفک سرکل میں جمع ہوگئے، راستے میں انہوں نے کئی دکانوں کو بند ہونے پر مجبور کیا تین بجے سہ پہر کے قریب طالب علموں نے ایک گاڑی جو سیمن سنگھ روڈ کی جانب جا رہی تھی پر حملہ کیا۔ یہ حملہ ٹریفک سرکل کے قریب ہی کیا گیا تھا۔

طالب علموں نے گاڑی پر اینٹیں پھینکیں جس کے نتیجہ میں ڈرائیور گاڑی پر قابو نہ رکھ سکا اور گاڑی الٹ گئی۔ جس سے ڈرائیور اور گاڑی میں بیٹھا ہوا ایک اور شخص زخمی ہو گئے۔ انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے،

شام تک طالب علم آہستہ آہستہ منتشر ہو گئے۔ کرزن ہال کے بالمقابل سڑک کے سوا شہر کے باقی حصے میں زندگی اپنے معمول پر ہے۔ دس طالب علموں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ حکومت ہر حالت میں امن و قانون بحال رکھنے کا عزم رکھتی ہے اور ضروری اقدامات کئے جا چکے ہیں"

پریس نوٹ میں عوام سے کہا گیا ہے کہ وہ گمراہ کن افواہوں پر کان نہ دھریں۔ یہ افواہیں عوام کو گمراہ اور پریشان کرنے کے لئے جان بوجھ کر پھیلائی جا رہی ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

سیم اور تھور کے مسائل

(بقیہ صفحہ اول)

...ہمارے ملک کی سطح ہموار ہے اور یہ میدان دریاؤں کا ...لایا ہوا ہے اس لئے اس کی مٹی میں زیر زمین ریت اور ...ٹی کی مختلف اور متفرق تہیں ہیں جس کی وجہ سے زیر زمین ...انی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ جو پانی ایک ...جگہ جمع ہو جاتا ہے وہ وہیں کھڑا رہتا ہے اس طرح ...ایک جگہ زیر زمین [illegible] پیدا ہو گئی ہیں جس کے ...نتیجے میں پانی کی سطح بلند ہوتی جا رہی ہے جو بالآخر سیم ...کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اسی طرح پانی کی سطح ...بڑھنے سے نمکیات بھی سطح زمین کے اس قدر قریب ...آگئے ہیں کہ پودوں کی جڑوں پر براہ راست اثر انداز ...ہو رہے ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا اس کا ...علاج یہ ہے کہ زیر زمین پانی میں حرکت پیدا کی جائے ...جس کے لئے ٹیوب ویل، نالیاں اور زیر زمین نالیاں کھودی ...جاتی ہیں۔ ٹیوب ویل لگانے اور ان کے ذریعہ زیادہ ...سے زیادہ پانی باہر نکالنے کے سلسلہ میں آپ نے [illegible] ...طریقوں کی بہت سی تفصیلات پر روشنی ڈالی اور اس ...امر کو بھی واضح کیا کہ ٹیوب ویل لگانے کے اخراجات کو ...کس طرح کم کیا جا سکتا ہے تاکہ کم سے کم لاگت پر زیر زمین ...پانی کو حرکت میں لا کر سیم اور تھور کا سدباب کیا جا سکے

آپ کا لیکچر بہت مفید اور دلچسپ معلومات پر مشتمل تھا اور ...بہت توجہ کے ساتھ سنا گیا۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کہ ایسا ہو سکتا ہے ہماری پیاس کو بجھا سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ نرے تصور سے ہماری پیاس نہیں بجھ سکتی۔ جب تک ہم پانی کو پا نہ لیں اور اس کو مونہہ میں نہ ڈالیں اس وقت تک ہمیں پانی اور اس کے خواص کے تصور سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ شاید یہ تصور یا علم کہ پانی سے پیاس بجھ سکتی اور پانی نہ ملتا ہو تو ہمارے لئے اور بھی تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں ؎

آتش شوق تیز تر کردد

یہ تصور تو ہماری آگ کو اور بھی تیز تر کرتا ہے۔ دوسرے جاندار جن کو اپنے خالق کا کوئی تصور نہیں دیا گیا ان کے لئے تو سوا اس مادی زندگی اور اس کی مادی ضروریات کو پورا کرنے کے اور کوئی کام نہیں وہ تو اپنی مادی خواہشات کو ہی پورا کرنے میں خوش ہیں لیکن ایک انسان جب تک وہ حیوانیت کے درجہ پر نہ اتر آئے اللہ تعالیٰ کے وجود کا تصور رکھتے ہوئے اتنے پر ہی کس طرح راضی ہو سکتا ہے؟ دوسرے جاندار بھی اس وقت بے چین ہو جاتے ہیں جب ان کی مادی خواہشات پوری نہ ہوں اس لحاظ سے انسان بھی ان کے ساتھ ہے تاہم یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ انسان اپنی مادی ضروریات کے پورا ہو جانے کے بعد بھی اپنی روح میں ایک بے چینی اور اضطراب پاتا ہے۔ یہ بے چینی اور اضطراب حیوانی سطح سے بلند ہوتا ہے اور یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ یہ بے چینی اور اضطراب اسی تشنگی کی وجہ سے ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے وجود کے تصور کی وجہ سے لگتی ہے۔ اس نامکمل دسترس کی وجہ سے جس کو تکمیل دینے کی بھوک اس کی روح کا خاصہ ہے۔

اس طرح یہ ماننا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بے پناہ تشنگی کو بجھانے کا بھی ضرور کوئی نہ کوئی بندوبست کیا ہے اور یہ بندوبست جیسا کہ قرآن کریم پیش کرتا ہے "سلسلہ رسالت" ہے۔

الذين امنوا بما
انزل عليك وما انزل
من قبلك۔

بے بی ٹانک

یہ ٹانک بچوں کی جسمانی دماغی اور بچپن کی ہر قسم کی کمزوری کا زود اثر اور مستقل علاج ہے۔ بچوں کو مضبوط اور صحت ور بناتا ہے۔

قیمت ایک ماہ کورس -/۳ روپے علاوہ خرچ ڈاک و پیکنگ۔

تفصیلات کے لئے رسالہ معلومات ہومیوپیتھی طلب کریں

مینجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیو کیمک کمپنی ربوہ

حیدر آباد ڈویژن کی جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

صحیح طور پر انتخابات میں سہولت بہم پہنچانے کے لئے ڈویژنل انجمن احمدیہ حیدر آباد نے فارم جاری کئے ہیں۔ نیز قواعد و ضوابط شائع کروا کر ہر جماعت کی تعداد کے لحاظ سے کاپیاں احباب جماعت میں تقسیم کرنے کے لئے روانہ کر دی گئی ہیں۔ جملہ صدر صاحبان حیدر آباد ڈویژن سے توقع ہے کہ وہ اپنے انتخابات $\frac{3}{62}$-۱۵ تک نظارت علیا میں روانہ فرما دیں گے۔ اگر کسی جماعت کو یہ فارم اور قواعد و ضوابط کی کاپیاں وصول نہ ہوئی ہوں تو حسب ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر صدیقی ڈویژنل امیر پوسٹ بکس ۲ میرپور خاص

(امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد ڈویژن)

ہمدرد ونسوال (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس انیس روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ